

سورۃ الانفال رکوع نمبر: 5

(آیت نمبر 38 تا 44)

مشقی الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَصَّتْ	گزر چکی	يَوْمَ الْفُرْقَانِ	فیصلے کا دن
الْعُدُوَّةَ الْفُضُوۡى	اس جانب، اس جانب اس کنارے	الزَّكَب	قافلہ
يَقْلُ	کم کر کے دکھاتا ہے، تھوڑا کر کے	الْعُدُوَّةَ الدُّنْيَا	وادی کے اس جانب و کنارے
لَفْشَلْنٰمْ	تم ضرور ہمت ہار جاتے، نامردی دکھاتے		

لفظی اور با محاورہ ترجمہ

قُلْ	لِّلَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	اِنَّ	يَنْتَهُوۡا	يَغْفِرُ لَهُمْ	مَا
کہہ دو	ان لوگوں کو جو	کافر ہیں	اگر	وہ باز آ جائیں	معاف کر دیا جائے گا ان کے لیے	جو

(اے پیغمبر ﷺ) کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آ جائیں تو جو ہو چکا انہیں معاف کر دیا جائے گا۔

قَدْ سَلَفَ	وَ اِنْ يَّعُوْذُوۡا	فَقَدْ	مَصَّتْ	سَنَّتْ	الْاَوَّلِيۡنَ	38	وَ قَاتِلُوْهُمْ
پہلے ہو چکا	اور اگر وہ پھر کریں گے	تو بے شک	جاری ہو چکا	طریقہ	اگلے لوگوں کا	اور لڑو ان لوگوں سے	
اور اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا (جو) طریق جاری ہو چکا ہے (وہی ان کے حق میں برتا جائے گا) (38) اور ان لوگوں سے لڑتے رہو							
حَتّٰى	لَا تَكُوۡنَ	فِتْنَةً	وَيَكُوۡنَ	الَّذِيۡنَ	كُلُّهُ	لِلّٰهِ	
یہاں تک کہ	نہ رہے	فساد	اور ہو جائے	دین	سب	اللہ	

یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔

فَاِنْ	اَنْتَهُوۡا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	يَعْمَلُوۡنَ	بَصِيۡرٌ	39
پس اگر	وہ باز آ جائیں	تو بے شک	اللہ	اس کو جو	وہ کرتے ہیں	دیکھنے والا ہے	

اور اگر باز آ جائیں تو خدا ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ (39)

وَ اِنْ	تَوَلَّوۡا	فَاعْلَمُوۡا	اَنَّ اللّٰهَ	مَوْلٰىكُمْ	نِعَمٌ	الْمَوْلٰى	
اور اگر	وہ روگردانی کریں	تو جان لو	کہ اللہ	حمایتی	کیا ہی اچھا	حمایتی	

اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے

وَنِعَمٌ	النَّصِيۡرُ	40	وَ اعْلَمُوۡا	اَنَّمَا	عَنِمْنٰمْ	مِنْ شَيْۡءٍ	فَاِنَّ
اور بہت اچھا	مددگار		اور جان رکھو	کہ جو	تمہیں مال غنیمت ملے	کوئی چیز	تو بے شک

(اور) وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے۔ (40) اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) غنیمت کے طور پر لاؤ۔

لِلّٰهِ	خُمْسُهُ	وَلِلرَّسُوْلِ	وَلِلَّذِيۡ الْقُرْبٰى	وَالْيَتٰمٰى	وَالْمَسْكِيۡنِ		
اللہ کے لیے ہے	پانچواں حصہ	اور رسول کے لیے	اور اہل قربابت کے لیے	اور یتیموں	اور محتاجوں		
وَابْنِ السَّبِيْلِ	اِنَّ	كُنْتُمْ	اَمْتُمْ	بِاللّٰهِ	وَمَا	اَنْزَلْنَا	
اور مسافروں (کے لیے)	اگر	ہو تو	ایمان	اللہ پر	اور جو	نازل کیا ہم نے	

اس میں سے پانچواں حصہ خدا اور اس کے رسول کا اور اہل قربت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے، اور اگر تم خدا پر اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو

غُلٰی	عَبِيدَنَا	يَوْمَ الْفُرْقَانِ	يَوْمَ	التَّقْصٰی	الْجَمْعِیْنَ	وَاللّٰهَ
پر	اپنے بندے	فرق کرنے کے دن	جس دن	بھڑکائیں	دو فوجیں	اور اللہ

جو (حق و باطل میں) فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں مٹھ بھیز ہو گئی اپنے بندے (محمد A) پر نازل فرمائی

عَلٰی	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيرٌ (41)	اِذْ	اَنْتُمْ	بِالْعُدُوَّةِ
پر	ہر	چیز	قدرت رکھنے والا	جس وقت	تم	ناکے پر

اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ((41 جس وقت تم (مدینے سے) قریب کے ناکے پر تھے

الدُّنْيَا	وَهُمْ	بِالْعُدُوَّةِ	الْقُصُوٰی	وَالزَّكَبِ	اَسْفَلَ	مِنْكُمْ
قریب کے	اور وہ	ناکے پر	دور کے	اور قافلہ	نیچے	تم سے

اور کافر بعید کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے اتر گیا تھا

وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ	لَا خِتْلَفْتُمْ	فِي الْمِيْعَدِ	وَلٰكِنْ	لِّيَقْضٰی	اللّٰهَ	اَمْرًا
اور اگر تم قرار داکر لیتے	تم میں اختلاف ہو جاتا	وقت معین میں	اور لیکن	جو منظور تھا	اللہ کو	کام

اور اگر تم (جنگ کے لئے) آپس میں قرار داکر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے) میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو

كَانَ	مَفْعُوْلًا	لِيَهْلِكَ	مَنْ هَلَكَ	عَنْهُمْ بَيِّنَةٌ	وَيُخْبِنِي	مَنْ حَىٰ
تھا	ہو کر رہنے والا	تا کہ ہلاک ہو	جو ہلاک ہو	دلیل پر	اور زندہ رہے	جو زندہ رہے

کر رہنے والا تھا اسے کبھی ڈالے۔ تاکہ جو مرے بصیرت پر (یعنی یقین جان کر) مرے، اور حیات رہے وہ بھی بصیرت پر (یعنی حق پہچان کر) حیات رہے۔

عَنْهُمْ بَيِّنَةٌ	وَإِنَّ اللَّهَ	لَسَمِيعٌ	غَلِيْمٌ (42)	اِذْ يَرْيَكُهُمْ	اللّٰهَ	فِي مَنَامِكَ
دلیل	اور بے شک اللہ	یقیناً سننے والا	جاننے والا ہے	جب تمہیں دکھایا ان کو	اللہ نے	تمہاری خواب میں

اور کچھ شک نہیں کہ خدا سنا جانتا ہے۔ ((42 اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں

قَلِيْلًا	وَلَوْ اَرَاكُمْ	كُفْرًا	لَفَشَلْتُمْ	وَلَتَنَارَ غَتُمْ	فِي الْاَمْرِ	وَلٰكِنْ
کم کر کے	اور اگر وہ تمہیں دکھاتا تھا	زیادہ کر کے	تم بزدل پڑ جاتے	اور آپس میں جھگڑتے	کام میں	اور لیکن

کافروں کو تھوڑی تعداد میں دکھایا، اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا اس) میں جھگڑنے لگتے لیکن

اللّٰهَ	سَلَّمَ	اِنَّهٗ	غَلِيْمٌ	بِذَاتِ	الصُّدُوْر (43)	وَ اِذْ
اللہ	بچالیا	بے شک وہ	جاننے والا	ساتھ	سینوں والی (باتیں)	اور جب

خدا نے (تمہیں اس سے) بچالیا۔ بے شک وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے۔ ((43 اور اس وقت جب

يَرْيَكُمُوْهُمْ	اِذْ	التَّقِيْنُمْ	فِيْ	اَغْيَيْنَكُمْ	قَلِيْلًا	وَيَقْلِلْكُمْ
اس نے تمہیں ان کو	جب	تم آمنے سامنے ہوئے	میں	آنکھیں تمہاری	تھوڑا	اور تھوڑا دکھایا تمہیں

تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی

فِيْ	اَغْيَيْنَهُمْ	لِيَقْضٰی	اللّٰهَ	اَمْرًا	كَانَ	مَفْعُوْلًا
میں	ان کی آنکھوں	تا کہ کر ڈالے	اللہ	کام	تھا	ہو کر رہنے والا

نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ خدا کو جو کام کرنا منظور تھا اسے کر ڈالے۔

وَالّٰی	اللّٰهَ	تَرْجِعُ	الْاُمُوْر (44)
---------	---------	----------	-----------------

اور طرف	اللہ کی	لوٹائے	سب کام
---------	---------	--------	--------

اور سب کاموں کا رجوع اللہ کی جانب ہے۔ (44)

آیات کے مفہیم

آیت نمبر 38

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ۚ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ۝

ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آجائیں تو جو ہو چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا اور اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا (جو) طریق جاری ہو چکا ہے (وہی ان کے حق میں برتا جائے گا)۔
مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں حضور ﷺ کو فرمایا جا رہا ہے کہ یہ لوگ پچھلی امتوں کے حالات بار بار سن چکے ہیں، انہیں معلوم ہے کہ ان امتوں نے جب اپنے انبیاء کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسا عذاب نازل کیا کہ آج ان کا نام و نشان تک باقی نہیں۔ آپ ﷺ کفار کو تنبیہ کریں کہ وہ اپنے برے افعال سے باز آجائیں، اسلام اور اطاعت قبول کر لیں، رب کی طرف جھک جائیں تو ان سے جو برے اعمال ہو چکے ہیں سب معاف کر دیئے جائیں گے۔ ورنہ سابقہ اقوام کی طرح ان کو بھی عذاب الہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آیت نمبر 39

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّهِ ۚ فَإِنْ انْتَهُوا فَبِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

ترجمہ: اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔ اور اگر باز آجائیں تو خدا ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔
مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ حق کی سر بلندی تک باطل سے لڑتے رہو۔ یہ لڑائی اُس وقت تک جاری رہنی چاہئے جب تک ہر طرف دین اسلام کا بول بالا نہ ہو جائے۔ ہر طرف اللہ کی فرمانبرداری، وعدل و انصاف کا قیام ہونے تک، ظلم و ستم اور نافرمانی کے خاتمے تک اللہ کی راہ میں قربانیاں دی جائیں۔ حق کی سر بلندی کی کوشش ایک جہد مسلسل ہے، اللہ کے بندے ہر وقت اللہ کی اطاعت میں مشغول رہتے ہیں اور دیگر لوگوں کو اس کی راہ پر چلانے میں مشغول رہتے ہیں۔ ان کا یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک باطل کو شکست نہ ہو جائے۔ اور جو بھی اعمال یہ کرتے ہیں کہ اللہ کی ذات براہ راست ان کا مشاہدہ کر رہی ہوتی ہے۔

آیت نمبر 40

وَإِنْ تَوَلَّوْا فَاغْلَمُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝

ترجمہ: اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے (اور) وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں مومنین سے خطاب کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ اگر کفار امن کا وعدہ کرنے کے باوجود روگردانی کریں تو گھبرانے کی ضرورت نہیں کہ یہ لوگ تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے جس طرح اللہ نے غزوہ بدر میں تمہاری سرپرستی اور مدد کی ہے۔ آئندہ جب بھی ضرورت پیش

آئی تو کفر کے مقابلے میں اللہ کی مدد ملتی رہے گی۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ خدا کی مدد اور حمایت پر بھروسہ کر کے جہاد کریں۔ کفار کی کثرت اور ساز و سامان سے مرعوب نہ ہوں۔ جیسے ”جنگ بدر“ میں پوری انسانیت نے دیکھا کہ خدا نے مسلمانوں کی امداد اور حمایت کتنے اچھے انداز سے کی۔

آیت نمبر 41

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ □ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

ترجمہ: اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) غنیمت کے طور پر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ خدا کا اور اس کے رسول ﷺ کا اور اہل قربت کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے۔

منہوم:

اس آیت کریمہ میں مال غنیمت کی تقسیم کے احکام نازل ہوئے ہیں۔ مال غنیمت کے پانچ حصے کر کے چار حصے تو ان مجاہدین میں تقسیم کئے جائیں گے جنہوں نے جنگ میں حصہ لیا۔ پانچواں حصہ، جسے عربی میں خمس کہتے ہیں، اس میں سے کچھ مال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے راہ میں یعنی مفاد عامہ کے دیگر کاموں میں خرچ کیا جائے گا۔ کچھ حصہ آپ ﷺ کے رشتہ داروں کی ضروریات کو پورا کرنے کے کام آئے گا، اور دیگر مال یتیموں اور مسکینوں، مسافروں کی مالی مدد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حصہ معاشرے کی اجتماعی بہبود میں صرف کر کے واپس معاشرے ہی کو لوٹا دیا جاتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو ہے ہی ہر کسی سے اور ہر اعتبار سے غنی و بے نیاز ہے، اور رسول ﷺ کا حصہ بھی اصل میں دین حق کی سر بلندی اور لوگوں کی بہبود ہی کے کام آتا تھا۔

إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ التَّقِيٍّ الْجَمْعِ ط وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ □ قَدِيرٌ

ترجمہ: اگر تم خدا پر اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو (حق و باطل میں) فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں مٹھ بھیل ہو گئی اپنے بندے (محمد ﷺ) پر نازل فرمائی اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

منہوم:

آیت کے اس حصے میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ مال غنیمت کے جو احکام اہل ایمان کو دیئے گئے ہیں، اگر وہ واقعی ایمان رکھتے ہیں تو ان پر عمل کریں۔ کسی نے اگر اپنی من مانی کی تو وہ ایمان کی لذت سے ناواقف ہے۔ غزوہ بدر کے دن کو یوم الفرقان کہا جاتا ہے۔ یہ یوم الفرقان اس لحاظ سے تھا کہ اس دن مسلمانوں اور کفار کے درمیان معرکہ نے یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ حق کس فریق کے ساتھ ہے اور باطل پر کونسا فریق ہے۔ اور التَّقِيٍّ سے مراد مسلمانوں اور کافروں کے دو گروہ ہیں۔

آیت نمبر 42

إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدُوِّ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدُوِّ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ط وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَا خِلْفَ لَكُمْ فِي الْمِيثَاقِ □ لَا وَلَكِنْ

لَيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا

ترجمہ: جس وقت تم (مدینے سے) قریب کے ناکے پر تھے اور کافر بعید کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے (اتر گیا) تھا اور اگر تم (جنگ کے لئے) آپس

میں قرارداد کر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے) میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اسے کر ہی ڈالے۔
منہوم:

اس آیت کریمہ میں قریب کے ناکے سے مراد وہ سمت ہے جو مدینہ کی طرف تھی اور قصویٰ کہتے ہیں دور کو۔ کافر اس کنارے پر تھے جو مدینہ سے دور تھا۔ اس سے مخالف سمت ہے جو مکہ کی طرف تھی۔ جنگ بدر اتفاقاً واقع ہوئی تھی یعنی مسلمان جب مدینہ سے نکلے تو جہاد کی غرض سے نہیں بلکہ تجارتی قافلہ پر حملہ کی غرض سے نکلے تھے۔ اسی وجہ سے غزوہ بدر سے پیچھے رہ جانے والے مسلمانوں پر کوئی مواخذہ نہیں اور کافر اس غرض سے نہیں نکلے تھے کہ جنگ لڑیں گے بلکہ اپنے قافلہ کو بچانے کی غرض سے نکلے تھے۔ اب اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ وہ قافلہ تونچ کر نکل آیا۔ اس طرح دونوں لشکروں کی آپس میں جنگ ہو گئی، اور یہ سب کچھ اللہ کی مشیت کے مطابق ہو رہا تھا۔ التو کتب سے مراد تجارتی قافلہ ہے جو ابوسفیان کی قیادت میں شام سے مکہ جا رہا تھا اور جسے حاصل کرنے کے لئے ہی دراصل مسلمان اس طرف آئے تھے۔ یہ پہاڑ سے بہت دور مغرب کی طرف نشیب میں تھا، جب کہ بدر کا مقام، جہاں جنگ ہوئی، بلندی پر تھا۔ یہاں یہ بات بھی واضح کی جا رہی ہے کہ اگر جنگ کے لئے باقاعدہ دن اور تاریخ کا ایک دوسرے کے ساتھ وعدہ یا اعلان ہوتا تو ممکن تھا کہ کوئی فریق لڑائی کے بغیر ہی پسپائی اختیار کر لیتا لیکن چونکہ اس جنگ کا ہونا اللہ نے اپنے ہاں لکھ رکھا تھا اس لئے ایسے اسباب پیدا کر دئے گئے کہ دونوں فریق بدر کے مقام پر ایک دوسرے کے مقابل بغیر ٹیٹنگی

وعدہ وعید کے، آمنے سامنے ہوں اور یہ جنگ واقع ہو۔

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

ترجمہ: تاکہ جو مرے بصیرت پر (یعنی یقین جان کر) مرے اور جو جیتا رہے وہ بھی بصیرت پر (یعنی حق پہچان کر) جیتا رہے اور کچھ شک نہیں کہ خدا سنتا جانتا ہے۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ غزوہ بدر کا مقصد حق کا بول بالا اور باطل کی شکست تھا، اس لئے ایسے حالات پیدا کر دئے گئے کہ جنگ کے بغیر کوئی چارہ نہ رہا۔ اللہ کی مرضی پوری ہوئی۔ اس جنگ میں کفار کو اتنی واضح شکست ہوئی کہ کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہی۔ اب اگر کوئی اسلام قبول کر کے ہمیشہ رہنے والی زندگی حاصل کرتا ہے تو اس کے پاس حق کو قبول کرنے کی دلیل موجود ہے اور اگر کوئی کفر سے چمٹا رہنا چاہتا ہے تو یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب باتوں کو سنتا ہے اور اسے ہر عمل کی معلومات ہیں۔

آیت نمبر 43

ادْخُلْهُمْ اللَّهُ فِي مَنَامِكُمْ فَلْيَلَاطُوا لَوْ أَرَزَكْنَهُمْ كَثِيرًا لَّفَاسَلْتُمْ وَلَتَنَارَ عَثَمٌ فِي الْأَمْرِ وَلَكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ طَائِفَةً عَلَيْهِمْ

الضُّدُورُ ۝

اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں کافروں کی تھوڑی تعداد میں دکھایا اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا اس) میں جھگڑنے لگتے۔ لیکن خدا نے (تمہیں اس سے) بچالیا۔ بیشک وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی انعام و احسان کا ذکر فرمایا ہے۔ جنگ بدر میں جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو خواب میں مشرکوں کی تعداد بہت کم دکھائی۔ اگر اللہ کافروں کی زیادہ تعداد دکھاتا تو مسلمانوں کے دلوں میں اُن کا رعب بیٹھ جاتا مسلمانوں کے درمیان اختلاف شروع ہو جاتا کہ آیا ان سے لڑیں یا نہ لڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو انتشار سے بچالیا اور کفار کی تعداد کم کر کے دکھائی۔ اللہ تعالیٰ دلوں کے ہر بھید اور سینے کے ہر راز سے واقف ہے۔

آیت نمبر 44

وَإِذْ يَرْيَكُمُوهُمْ إِذِ التَّفَقُّشِمْ فِيْ أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيَقْلِلُكُمْ فِيْ أَعْيُنِهِمْ لِيَفْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا طَوَّالِي اللَّهِ تَرْجَعُ الْأُمُورُ ۝

ترجمہ: اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ خدا کو جو کام کرنا منظور تھا اسے کر ڈالے اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے۔

مفہوم:

اس آیت میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ غزوہ بدر میں جب دونوں فوجیں میدان جنگ میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوئیں تو ابتدائی مرحلہ میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو مسلمانوں کی نظر میں کم کر کے دکھایا۔ اور مسلمانوں کو کفار کی نظر میں کم کر کے دکھایا۔ تاکہ ان دونوں میں سے کوئی فریق خوف کھا کر میدان سے پیچھے نہ ہٹنے پائے۔ تاکہ ایسی جنگ ہو کہ پیروی انسانیت کو حق اور باطل کے درمیان فرق معلوم ہو جائے۔ آخر میں مسلمانوں کو یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ اللہ کی رضا پر راضی رہیں کیونکہ ہر کام اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے کیونکہ کاموں کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

مشقی الفاظ معانی کے سوالات

- 1- مَصْنَع کا معنی ہے۔
(الف) نجوم (ب) گزریچکی (ج) جماعت (د) گروہ
- 2- يَوْمَ الْفُرْقَانِ کا معنی ہے:
(الف) آخری دن (ب) اہم دن (ج) فتح کا دن (د) فیصلے کا دن
- 3- يَوْمَ الْفُرْقَانِ کا معنی ہے:
(الف) آخری دن (ب) اہم دن (ج) فتح کا دن (د) فرق کرنے کا دن
- 4- الْغَدْوَةُ الدُّنْيَا کا معنی ہے:
(الف) عذاب دیا جائے گا (ب) معاف کر دیا جائے گا (ج) وادی کے اُس جانب (د) دوزخ میں ڈالا جائیگا
- 5- الْغَدْوَةُ الدُّنْيَا کا معنی ہے:
(الف) عذاب دیا جائے گا (ب) معاف کر دیا جائے گا (ج) وادی کے اُس کنارے (د) دوزخ میں ڈالا جائیگا
- 6- الْغَدْوَةُ الْقُضْوَى کا معنی ہے:
(الف) عذاب دیا جائے گا (ب) معاف کر دیا جائے گا (ج) وادی کے اُس جانب (د) دوزخ میں ڈالا جائیگا
- 7- بِالْغَدْوَةِ الْقُضْوَى کا معنی ہے۔
(الف) عذاب دیا جائے گا (ب) معاف کر دیا جائے گا (ج) وادی کے اُس کنارے (د) دوزخ میں ڈالا جائیگا
- 8- اَلرَّكْب کا معنی ہے:
(الف) لشکر جرار (ب) جھونپڑی (ج) فوجی (د) قافلہ
- 9- لَفِشَلْتُمْ کا معنی ہے:
(الف) تم شکست کھاتے (ب) تم بھاگ جاتے (ج) تم ضرور ہمت ہار جاتے (د) تم کمزور ہو جاتے
- 10- لَفِشَلْتُمْ کا معنی ہے:
(الف) تم شکست کھاتے (ب) تم بھاگ جاتے (ج) نامردی دکھاتے (د) تم کمزور ہو جاتے
- 11- يَقْلِل کا معنی ہے:
(الف) کم کھلاتا تھا (ب) کم کر کے دکھاتا ہے (ج) دولت کی کمی (د) گرمی کی شدت
- 12- يَقْلِل کا معنی ہے:
(الف) کم کھلاتا تھا (ب) تھوڑا کر کے دکھاتا ہے (ج) دولت کی کمی (د) گرمی کی شدت

بامحاورہ ترجمہ کے سوالات

- 13۔ اے پیغمبر ﷺ! کفار کو کہہ دو اگر وہ اپنے افعال سے باز آجائیں تو:
- (الف) عذاب دیا جائے گا (ب) معاف کر دیا جائے گا (ج) انعام دیا جائے گا (د) دوزخ میں ڈالا جائے گا
- 14۔ اگر کفار روگردانی کریں تو جان لو کہ خدا حماقتی ہے:
- (الف) کفار کا (ب) انبیاء کا (ج) مومنوں کا (د) مشرکوں کا
- 15۔ ایمان والو! کافروں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ باقی نہ رہے:
- (الف) کافر (ب) یہودی (ج) فتنہ (د) مشرک
- 16۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اسے کبھی ڈالے۔ تاکہ جو مرے:
- (الف) اسلام پر مرے (ب) ایمان پر مرے (ج) بصیرت پر مرے (د) دین پر مرے
- 17۔ اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں کافروں کو دکھایا:
- (الف) تھوڑی تعداد میں (ب) زیادہ تعداد میں (ج) کمزور کر کے (د) طاقتور کر کے
- 18۔ اگر تم (جنگ کے لیے) آپس میں قرارداد کر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے) میں۔۔۔۔۔ ہو جاتی۔
- (الف) تقدیم و تاخیر (ب) جلدی (ج) تاخیر (د) آسانی
- 19۔ سب کاموں کا رجوع صرف اس کی طرف ہے جو:
- (الف) بادشاہ ہے (ب) اللہ ہے (ج) خالق ہے (د) مالک ہے

اضافی سوالات

- 20۔ حق و باطل میں تمیز کرنے والی قوت کو کیا کہتے ہیں؟
- (الف) مسلمان (ب) کافر (ج) قربان (د) فرقان
- 21۔ مال غنیمت میں اللہ اور اس کے رسول کا حصہ ہے:
- (الف) پانچواں حصہ (ب) چھٹا حصہ (ج) آٹھواں حصہ (د) ساتواں حصہ
- 22۔ سورۃ انفال میں مال غنیمت اللہ، اس کے رسول ﷺ، اہل قربت، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کا کون سا حصہ ہے؟
- (الف) دوسرا (ب) تیسرا (ج) چوتھا (د) پانچواں
- 23۔ سنت الاولین کا معنی ہے:
- (الف) اگلے لوگوں کا طریق (ب) اگلے لوگوں کی کہانیاں (ج) انبیاء کے واقعات (د) جنگی واقعات
- 24۔ نعم المولیٰ کا معنی ہے:
- (الف) ساتھ دینے والا (ب) خوب حمایتی (ج) خوب مددگار (د) وفادار
- 25۔ نعم النصیر کا معنی ہے:
- (الف) ساتھ دینے والا (ب) خوب حمایتی (ج) خوب مددگار (د) وفادار

26۔ غزوہ بدر کے موقع پر مسلمان کس جگہ خیمہ زن تھے؟

- (الف) بدر کے کنویں کے ساتھ
(ب) مدینہ کے باہر
(ج) وادی بدر کے درمیان
(د) وادی کے قریب کے ناکے پر

27۔ غزوہ بدر کے موقع پر کفار کس جگہ خیمہ زن تھے؟

- (الف) وادی کے بعید کے ناکے پر
(ب) مکہ کے باہر
(ج) وادی بدر کے درمیان
(د) وادی کے قریب کے ناکے پر

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	ب	2	د	3	د	4	ج	5	ج	6	ج	7	ج	8	د	9	ج	10	ج
11	ب	12	ب	13	ب	14	ج	15	ج	16	ج	17	الف	18	الف	19	ب	20	د
21	الف	22	د	23	ب	24	ب	25	ج	26	د	27	الف						

سوالات کے مختصر جوابات

مشقی سوالات

س1۔ سورۃ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

ج۔ مال غنیمت کی تقسیم

۱۔ مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ کل مال غنیمت کے پانچ برابر حصے کیے جائیں۔ جن میں سے چار حصے مجاہدین میں تقسیم کیے جائیں

۲۔ مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو۔ اللہ اور اس کے رسول کے حصے سے مراد ہے نبی ﷺ، ان کے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، حاجت مندوں اور مسافروں کی امداد کے لیے مال رکھا جائے۔

س2۔ اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے لیے کس کس خصوصی انعام و احسان کا ذکر فرمایا ہے؟

ج۔ خصوصی انعام و احسان کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے لیے درج ذیل خصوصی انعام و احسان کا ذکر فرمایا ہے:

- ۱۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب کرنے کے لیے فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد فرمائی۔
- ۲۔ مسلمانوں کی تسکین کے لیے ان پر نیند تاری کی۔ ان کے لیے آسمان سے بارش نازل فرمائی تاکہ وہ تازہ دم ہو جائیں۔
- ۳۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو کفار کا لشکر تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ وہ ہمت نہ ہاریں اور ثابت قدم رہیں۔

س3۔ مفہوم بیان کریں: وَ قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

ج۔ ”اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔“

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے حق کی سر بلندی تک باطل سے لڑتے رہو۔ یہ لڑائی اُس وقت تک جاری رہنی چاہئے جب تک ہر طرف دین اسلام کا بول بالا نہ ہو جائے۔ ہر طرف اللہ کی فرمانبرداری، وعدل و انصاف کا قیام ہونے تک، ظلم و ستم اور نافرمانی کے خاتمے تک اللہ کی راہ میں قربانیاں دی جائیں۔ حق کی سر بلندی کی کوشش ایک جہد مسلسل ہے، اللہ کے بندے ہر وقت اللہ کی اطاعت میں مشغول رہتے ہیں اور دیگر لوگوں کو اس کی راہ پر چلانے میں مشغول رہتے ہیں۔ ان کا یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک باطل کو شکست نہ ہو جائے۔

اضافی سوالات

س 4۔ سورۃ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں پہلا اور دوسرا حکم لکھیں۔

ج۔ مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں پہلا اور دوسرا حکم

سورۃ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں درج ذیل احکامات نازل ہوئے ہیں:

پہلا حکم: ”مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول کا مال ہے۔“

دوسرا حکم: ”(مومنو!) جان رکھو کہ جو چیز یعنی مال غنیمت کفار سے حاصل کرو۔ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا، اس کے رسول ﷺ کا اہل

قربت کا، یتیموں کا، محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔“

س 5۔ غزوہ بدر کو یوم الفرقان کیوں کہا جاتا ہے؟

ج۔ یوم الفرقان

فرقان کے لفظی معنی ہیں حق و باطل میں تمیز کرنے والا۔ یوم فرقان سے مراد بدر کا دن ہے۔ کیونکہ اس روز اللہ تعالیٰ نے کفار کی زیادہ تعداد اور اسلحے

کے باوجود مسلمانوں کو فتح بخشی۔ اُس روز حق کو کامیابی ملی اور باطل ہار گیا۔

س 6۔ سورۃ الانفال میں فتنہ و فساد کے مکمل خاتمے تک جہاد کا کیا حکم دیا گیا؟

ج۔ فتنہ و فساد کے خاتمے کا حکم

مسلمانوں کی سورۃ الانفال میں کفر سے اس وقت تک لڑنے کا حکم دیا گیا جب تک اس فتنے کا مکمل خاتمہ نہیں ہو جاتا اور ہر طرف اسلام کا بول بالا نہیں

ہو جاتا۔ ارشاد ربانی ہے:

”اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کافساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔ اور اگر باز آجائیں تو خدا ان کے کاموں

کو دیکھ رہا ہے۔“

س 7۔ مال غنیمت کے پانچویں حصے کے حقداروں کے نام لکھیں۔

ج۔ پانچویں حصے کے حقدار

سورۃ الانفال کی آیت کے مطابق مال غنیمت کے مندرجہ ذیل حقدار ہونگے:

۱۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ

۲۔ (رسول اللہ ﷺ کے) اہل قربت

۳۔ یتیم

۴۔ مساکین

۵۔ مسافر

س 8۔ اگر خواب میں کفار کی تعداد کم نظر نہ آتی تو مسلمانوں کی کیا حالت ہوتی؟

ج۔ مسلمانوں کی حالت

سورۃ الانفال میں اللہ نے اس حوالے سے ارشاد فرمایا:

”اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں کافروں کی تھوڑی تعداد میں دکھایا اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا اس) میں

جھگڑنے لگتے۔“

(گوجرانوالہ بورڈ: 2015)

س 9 وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَع الْأُمُورُ کاترجمہ لکھیں۔

ج۔ ترجمہ

”اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے۔“

س 10- اِنْ يَنْتَهِوا اَوْ رَمَّا قَدْ سَلَفَ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

اِنْ يَنْتَهِوا: اگر وہ باز آجائیں

مَّا قَدْ سَلَفَ: جو ہو چکا

س 11- اِنْ يَغُذُّوا اَوْ رَمَّا سَنَّتِ الْاَوَّلِينَ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

اِنْ يَغُذُّوا: اگر پھر کرنے لگیں گے

سَنَّتِ الْاَوَّلِينَ: اگلے لوگوں کا طریق

س 12- وَقَاتِلُوهُمْ اَوْ رَمَّا تَوَلَّوْا کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

وَقَاتِلُوهُمْ: اور اُن لوگوں سے لڑتے رہو

وَاِنْ تَوَلَّوْا: اور اگر روگردانی کریں

س 13- نِعْمَ الْمَوْلٰى اَوْ رَمَّا نِعْمَ النَّصِيْز کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

نِعْمَ الْمَوْلٰى: خوب حمایتی

نِعْمَ النَّصِيْز: خوب مددگار

س 14- سَلَمٌ اَوْ رَمَّا بَذَاتِ الضُّدُوْر کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

سَلَمٌ: بچالیا

بَذَاتِ الضُّدُوْر: سینوں کی باتوں سے